امام صاحب کا فرض کی تیسری رکعت میں بلند آواز سے تعوذ و تسمیہ پڑھنا کیسا؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی نمبر: Nor-12119

تاریخ اجراء: 18 رمضان المبارک 1443ھ/20 اپریل 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام صاحب نے فرض کی تیسری رکعت میں بلند آواز سے تعوذ و تسمیہ پڑھ لیا، تو کیا اس صورت میں سجدہ سہو کرنا واجب ہو گا؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں امام صاحب پر سجدہ سہو واجب نہیں ہو گا۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ نماز میں تعوذ و تسمیہ آہستہ آواز سے پڑھنا سنت ہے اور سنت کے ترک پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ پوچھی گئی صورت میں تیسری رکعت کی ابتداء میں تعوذ پڑھنے کا خاص موقع تو نہیں تھا لیکن یہ محل ثناء کا ضرور ہے جس کی بنا پر تعوذ پڑھنے پر بھی کوئی قابل گرفت حکم نہیں ہو گا۔ نیز فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق اگر نمازی فرضوں کی آخری دو رکعتوں میں یا پھر مغرب کی تیسری رکعت میں تشہد پڑھ لے تو مطلقاً اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہو گا کہ ان رکعات میں نمازی کو تسبیح پڑھنے، خاموش رہنے اور قراءت کا اختیار ہے۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ صورتِ مسئولہ میں امام سے کسی ایسی غلطی کا ارتکاب نہیں ہوا کہ جس کی بنا پر اس پر سجدہ سہو واجب ہو جائے۔

تفصیلی جزئیات درج ذیل ہیں:

تعوذ و تسمیہ آہستہ آواز سے پڑھنا سنت ہے۔ جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری میں ہے:"(سننها) رفع اليدين للتحريمة، ونشر أصابعه، وجهر الإمام بالتكبير، **والثناء، والتعوذ، والتسمية، والتأمين سرا**"یعنی نمازی کا تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا، اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھنا، امام کا بلند آواز سے تکبیر کہنا، ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین آہستہ آواز سے کہنا نماز کی سنتوں میں سے ہے۔(فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصوم، ج 01، ص 207، مطبوعہ پشاور)

بہارِ شریعت میں ہے:"ثناو تعوذ و تسمیہ و آمین کہنا اور ان سب کا آہستہ ہونا(سنن نماز میں سے ہے)۔"(بہارِ شریعت، ج01، ص522-523، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملخصاً)

سنن و مستحبات کے ترک پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے:"سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیراتِ انتقالات، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدۂ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگئی۔"(بہارشریعت ، ج01، ص709، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فرضوں کی آخری رکعات میں تشہد پڑھنے کے حوالے سے فتاوی عالمگیری میں مذکور ہے:"ولو تشھد فی الاخریین لا یلزمہ السھو"یعنی فرضوں کی دوسری دو رکعتوں میں تشہد پڑھنے کی صورت میں مطلقاً سجدہ سہو لازم نہیں آئے گا۔(فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، ج01، ص127، مطبوعہ پشاور)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اس حوالے سے جد الممتار میں فرماتے ہیں:"ان تشھد فی قیام الاخریین من مکتوبۃ رباعیۃ او ثالثۃ المغرب لا سھو علیہ مطلقاً لانہ مخیر بین التسبیح والسکوت والقراءۃ وھذا من التسبیح"یعنی اگر چار رکعتی فرضوں کی دوسری دو رکعتوں میں یا مغرب کی تیسری رکعت میں التحیات پڑھ لی، تو مطلقاً سجدہ سہو لازم نہیں آئے گا، کیونکہ نمازی کو ان رکعات میں کوئی بھی تسبیح کے کلمات پڑھنے، خاموش رہنے اور قراءت کا اختیار ہے اور یہ (تشہد) بھی تسبیح ہے۔(جد الممتار، ج03، ص527، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم